بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فون نمبر ۴۹

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَاءُ ۔ عَسٰی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

روزنامہ الفضل ربوہ

یوم منگل

ایڈیٹر روشن دین تنویر

The Daily ALFAZL RABWAH

قیمت فی پرچہ ۱۵ پیسے

جلد ۲۵/۶۰ | ۲۵ ذوالحجہ ۱۳۹۰ھ، ۲۳ تبلیغ ۱۳۵۰ ہش، ۲۳ فروری ۱۹۷۱ء | نمبر ۴۴

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ کی صحت کے متعلق اطلاع

"طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے بہتر ہے"

(محترم ڈاکٹر صاحبزادہ مرزا منور احمد صاحب)

(۱) ربوہ ۲۰ تبلیغ۔ آج حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کو اللہ تعالیٰ کے فضل سے ضعف اور چکروں کی تکلیف میں کمی رہی۔

(۲) ربوہ ۲۱ تبلیغ۔ آج حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے بہتر رہی۔ احباب جماعت درد و الحاح سے دعائیں جاری رکھیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے حضور ایدہ اللہ کو شفائے کامل و عاجل عطا فرمائے۔ آمین

حضرت مسیح موعودؑ نے خدائی انکشافات کے بعد بالصراحت یہ واضح فرما دیا تھا کہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ ہی پیشگوئی ۲۰ فروری ۱۸۸۶ء کے اصل اور حقیقی مصداق ہیں

پسر موعود نے حضرت مسیح موعود کے صلب سے لازماً ۹ سال کی میعاد کے اندر پیدا ہونا تھا نہ کہ تین چار صدیوں کے بعد

حضرت المصلح الموعودؓ کی اولوالعزمی اور انقلاب انگیز کارنامے آپؓ کے مصلح موعود ہونے پر شاہد ناطق ہیں

ربوہ میں پیشگوئی مصلح موعود کے سلسلہ میں جلسہ عام کا انعقاد۔ علماء سلسلہ کی ایمان افروز تقاریر

ربوہ ——— ۱۲ فروری ۱۹۷۱ء مطابق ۱۲ تبلیغ ۱۳۵۰ ہش بروز اتوار لوکل انجمن احمدیہ ربوہ کے زیر اہتمام مسجد مبارک میں وسیع پیمانہ پر ایک جلسہ عام منعقد ہوا جس میں علماء سلسلہ نے پیشگوئی ۲۰ فروری ۱۸۸۶ء کے پس منظر اور غلبہ اسلام کے ضمن میں اس کی بنیادی اہمیت پر تفصیل سے روشنی ڈالی اور اس طرح واضح فرمایا کہ حضرت المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی اولوالعزمی آپؓ کے انقلاب انگیز کارنامے اور ان کے طیب و شیریں ثمرات اس امر پر شاہد ناطق ہیں کہ آپؓ ہی پیشگوئی مصلح موعود کے حقیقی مصداق اور حسن و احسان میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے نظیر ہیں۔

علماء سلسلہ نے اپنی تقاریر میں اس امر کو بھی بڑی وضاحت سے بیان کیا کہ پیشگوئی مصلح موعود کے الہامی الفاظ اور ان کے متعلق خدائی انکشافات کے نتیجہ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی متعدد تصریحات سے یہ امر روز روشن کی طرح عیاں ہے کہ پسر موعود یا بالفاظ دیگر مصلح موعود نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صلب سے لازماً ۹ سال کی میعاد کے اندر پیدا ہونا تھا نہ کہ تین چار صدیاں گزرنے کے بعد۔ انہوں نے واضح فرمایا کہ جب پیشگوئی ۲۰ فروری ۱۸۸۶ء کے بعد ۱۲ جنوری ۱۸۸۹ء کو حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ولادت باسعادت ہوئی تو حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اشتہار تکمیل تبلیغ مورخہ ۱۲ جنوری ۱۸۸۹ء میں مصلح موعود کی پیشگوئی کا مصداق حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو قرار دیا اور تفاؤل کے طور پر نام بھی بشیر الدین اور محمود رکھا مگر ساتھ ہی کامل انکشاف ہونے پر صحیح اطلاع دینے کا وعدہ بھی فرمایا۔ اس اشتہار سے ہی یہ امر واضح ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام پیشگوئی مصلح موعود کے الہامی الفاظ کی رو سے اس یقین پر قائم تھے کہ مصلح موعود آپؑ کا محض روحانی فرزند ہی نہیں ہوگا بلکہ اس کیلئے آپؑ کا صلبی فرزند ہونا بھی مقدر ہے جبھی تو آپؑ نے اشتہار "تکمیل تبلیغ" میں حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو پیشگوئی مصلح موعود کا مصداق ٹھہرایا اور تفاؤل کے طور پر نام بھی بشیر الدین اور محمود ہی رکھا۔ اب صرف یہ امر دیکھنا باقی رہ جاتا ہے کہ حضور علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ کی طرف سے کامل انکشاف کے بعد پوری صراحت اور قطعیت کے ساتھ اس امر کا اعلان فرمایا یا نہیں کہ فی الواقعہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہی پیشگوئی مصلح موعود کے مصداق ہیں چنانچہ حضورؑ نے ایفائے عہد کرتے ہوئے اپنی متعدد کتب میں اس امر کی اطلاع درج فرمائی۔ مثال کے طور پر حضورؑ نے اپنی کتاب "سراج منیر" میں رقم فرمایا کہ

"پانچویں پیشگوئی میں نے اپنے لڑکے محمود کی پیدائش کی نسبت کی تھی کہ وہ اب پیدا ہوگا اور اس کا نام محمود رکھا جائے گا اور اس پیشگوئی کی اشاعت کے لئے سبز ورق کے اشتہار شائع کئے تھے جو اب تک موجود ہیں اور ہزاروں آدمیوں میں تقسیم ہوئے تھے۔ چنانچہ وہ لڑکا پیشگوئی کی میعاد میں پیدا ہوا اور اب نویں سال میں ہے۔"

(سراج منیر صفحہ ۳۱ مطبوعہ ۱۸۹۷ء)

حضور علیہ السلام کی اس عبارت سے صاف ظاہر ہے کہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے آپؑ پر کامل انکشاف ہو چکا تھا کہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہی پیشگوئی مصلح موعود کے حقیقی مصداق ہیں۔ خدائی انکشاف اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی طرف سے اتنی قطعی اور حتمی صراحت کے بعد اس امر کی سرے سے کوئی گنجائش ہی باقی نہیں رہتی کہ مصلح موعود نے تین یا چار صدیوں بعد ظاہر ہونا تھا۔

اس کامل خدائی انکشاف اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی قطعی اور حتمی صراحت کو بالوضاحت پیش کرنے کے (باقی ص۸ پر)

اخبار احمدیہ

ربوہ ۲۲ تبلیغ حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی طبیعت ضعف کی وجہ سے ناساز ہے۔ احباب جماعت خاص توجہ اور التزام سے دعائیں کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے حضرت سیدہ مدظلہا کو صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے اور آپ کی زندگی میں بہت برکت ڈالے آمین۔

مکرم صوفی محمد اسحٰق صاحب مبلغ انچارج جماعت احمدیہ یوگنڈا اطلاع دیتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت کے تمام دوست بخیریت ہیں۔ احباب سے دعا کی درخواست ہے کہ یوگنڈا کے بدلتے ہوئے حالات اسلام اور احمدیت کے لئے مفید ثابت ہوں۔

(وکالت تبشیر)

محترم جناب مولانا محمد اجمل صاحب شاہد ایم اے فاضل نے ۱۷ فروری ۱۹۷۱ء کو عیدالاضحیہ کی نماز سے قبل عزیزہ فرحت مرزا صاحبہ ایم اے بنت کمانڈر مرزا محمد یوسف صاحب سینئر ایگزیکٹو (شپنگ) ٹریڈنگ کارپوریشن آف پاکستان لمیٹڈ کراچی کا نکاح مکرم محمد نعیم صاحب بی فارمیسی (پنجاب) ڈی سی سی۔ ایم فل فارمیسی (لندن) ایم آر ایس ایچ۔ ایم پی ایس (برطانیہ) ابن ڈاکٹر محمد اعظم صاحب ۱۲۹۴ ماڈل ٹاؤن لاہور کے ساتھ مبلغ بیس ہزار روپے حق مہر پر پڑھا۔ بزرگان کرام اور قارئین الفضل سے التماس ہے کہ وہ اس نکاح کے جانبین کے لئے با برکت ہونے کیلئے دعا فرمائیں۔

صاحبزادہ سید محمد طیب لطیف

ربوہ

(مسعود احمد پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ سے چھپوا کر دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا)

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۲۳ تبلیغ ۱۳۵۰ہش

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جماعت احمدیہ کو خاص دعاؤں کی ہدایت

ذیل میں ہم سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کے خطبہ جمعہ فرمودہ ۲۵/۱۲/۷۰ میں سے ایک اقتباس درج کرتے ہیں جس میں آپ نے جماعت احمدیہ کو بعض باتیں نگاہ رکھنے اور ان کے مفاد کے پیش نظر بعض ہدایات فرمائی ہیں فھو ھذا

"بعض دفعہ اللہ تعالیٰ کسی کو ابتلاء اور امتحان میں ڈالتا ہے اور اسے دنیوی کامیابی دے دیتا ہے یعنی دنیا کی ہر کامیابی اللہ تعالیٰ کا فضل اور برکت اور رحمت شمار نہیں ہوسکتی قرآن کریم نے اس کا ذکر فرمایا ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشادات میں بھی اس کا ذکر موجود ہے۔ یعنی کبھی انعام اور اصطفاء کے طور پر اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کا نزول ہوتا ہے کبھی ابتلاء کے طور پر اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کا نزول ہوتا ہے۔ پس جہاں تک جماعت احمدیہ کا تعلق ہے۔ ہمیں بھی اللہ تعالیٰ آزماتا ہے۔ لیکن اس میں بھی ہمارے لئے رحمت پوشیدہ ہوتی ہے البتہ جو انعام اصطفاء کے طور پر یعنی اپنی محبت اور قرب کے اظہار کے طور پر وہ جماعت احمدیہ پر نازل کرتا اور ان سے پیار کرتا ہے اُس کا تو شمار ہی کوئی نہیں!۔ اس لئے بہت الحمد للہ پڑھو۔ اور اپنے رب کے حضور گرو اور اس سے کہو کہ ہم تیرے ناچیز بندے ہیں تیرے فضلوں کا شمار نہیں ہے ہماری زبانیں، ہمارے جسم کا ذرہ ذرہ شکر ادا کرنا چاہے تو شکر ادا نہیں کر سکتا۔

اور

یہ دعا بھی کرو

کہ اے اللہ! تو نے اپنے بندوں کے لئے بہتری کے کچھ سامان پیدا کرنے شروع کئے ہیں وہ مظلوم اور محروم جو ہر طرف سے دھتکارے ہوئے اور ذلیل سمجھے جانے والے اور حقیر کہلانے والے جنہیں لوگ عوام کہتے ہیں۔ یہ

تیرے بندے اب

اپنی عزت کے راستہ پر قدم اٹھانے لگ گئے ہیں۔ تو ایسی تدابیر کر آسمانوں سے اور ایسا حکم نازل کر کہ یہ اپنی منزل مقصود کو پہنچ جائیں اور وہ حسین معاشرہ جو اسلام کا معاشرہ ہے، جو دنیا کی کسی اور قوم کے دماغ میں بھی نہیں آسکتا تھا وہ معاشرہ قائم ہو جائے، اور ہر مظلوم ظلم سے نجات اور چھٹکارا حاصل کرے اور ہر محروم کو خواہ وہ مانگے یا مانگنے سے محروم ہو اس کے حقوق اسے مل جائیں اقتصادی بھی اور عزتِ نفس کے لحاظ سے بھی۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا ہے

کہ آپ میں سے جو امیر ہیں جنہیں اللہ تعالیٰ نے دولت دی ہے وہ اس چیز کو نہ بھولیں۔ آپ نے فرمایا ہے کہ جو شخص تمہارے پاس آتا ہے تم اس کی عزت اور احترام کرو خواہ وہ بہترین لباس میں ملبوس ہو کر تمہارے پاس آئے یا چیتھڑوں میں لپٹا ہوا تمہارے پاس آئے۔ کیونکہ وہ ایک انسان ہے اور اللہ تعالیٰ کی نگاہ میں اس کی عزت ہے۔ تمہاری نگاہ میں وہ چیز نہیں ہونی چاہئیے جو اللہ تعالیٰ کی نگاہ میں نہیں ہے تمہاری نگاہ میں بھی وہی چیز ہونی چاہئیے جو تمہارے پیدا کرنے والے رب کی نگاہ میں اس لئے ہر ایک کے ساتھ

پیار اور محبت اور عزت اور احترام کیساتھ ملو

اور کوئی جتنا کسی کا بھلا کر سکتا ہے اتنا بھلا کرے "لا یکلف اللہ نفساً الا وسعھا" اس کے بعد پھر گرفت نہیں ہے لیکن اگر آپ ایک دھیلے کی بھلائی کر سکتے ہیں اور وہ نہیں (اللہ تعالیٰ محفوظ رکھے) تو خدا تعالیٰ کا شدید غضب صرف ایک دھیلے کی بھلائی نہ کرنے کی وجہ سے نازل ہو سکتا ہے پس لرزاں و ترساں اور خوف کے ساتھ اور اس جذبہ کے ساتھ اور محبت ذاتیہ کے ساتھ (کہ اللہ تعالیٰ کی رضا ہمیں مل جائے) جماعت اللہ تعالیٰ کے حقوق بھی ادا کرے اور اللہ تعالیٰ کے بندوں کے حقوق بھی ادا کرے

اب

اسلام کی نو بہار کا زمانہ آگیا ہے

(اس پر تو میں انشاء اللہ جلسہ سالانہ کی کسی تقریر میں زیادہ تفصیل سے روشنی ڈالوں گا) اب وقت آگیا ہے کہ دنیا اسلام کی نو بہار دیکھے اور جس طرح بنی نوع انسان نے اس رحمۃ للعالمین کی رحمت سے پہلے زمانے میں، اسلام کی نشأۃ اولیٰ میں فائدہ اٹھایا اور حصہ لیا تھا، اسی طرح اب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی دوسری بعثت کے وقت جو احمدیت کے روپ میں دنیا دیکھ رہی ہے، ساری دنیا ایک ہو کر اسلام کے حسن و احسان کے جلوے دیکھنے والی ہو۔

پس

آپ دعاؤں میں وقت گزاریں

جلسہ سالانہ کے لئے دعائیں کریں مخالف تو اپنی تدبیریں سوچتا اور کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ اپنا فضل فرمائے اور جماعت کے ہر فرد کو اور جماعت کو بحیثیت مجموعی محفوظ رکھے اور اللہ تعالیٰ اپنے فرشتے حفاظت کے لئے آسمانوں سے اتنی تعداد میں اتار دے جتنی تعداد میں اس وقت مجموعی طور پر جماعت کو ان کی مدد کی ضرورت ہے اللھم آمین۔

انصار اللہ کیلئے دعوتِ غور و فکر

انصار اللہ کے بعض اراکین کا یہ تاثر ہے کہ بحیثیت مجموعی نوجوان بڑی عمر کے احباب کے مقابلہ میں زیادہ آمد رکھتے یا پیدا کرتے ہیں حالانکہ اگر پوری طرح سے تجزیہ کیا جائے تو یہ رائے ہرگز درست نہیں بیٹھتا کیونکہ ہر چیز کو ترقی اور وسعت اختیار کرنے کے لئے کچھ مدت درکار ہے۔ لہٰذا کیا بلحاظ ملازمت کے یا کاروبار کے آمد نقطہ عروج پر چالیس سال کے بعد ہی پہنچتی ہے اس لئے کوئی وجہ نہیں نہیں کہ انصار اللہ کا بجٹ خدام الاحمدیہ کے مقابلہ زیادہ وسعت اختیار نہ کرے اس لئے امید کی جاتی ہے کہ انصار اللہ اس میدان میں اپنی کوششوں کو تیز سے تیز کر کے نوجوانوں کے لئے ایک اچھی مثال قائم فرمائیں گے۔

(قائد مال)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

احمدیت ——— اسلام کی نشأۃ ثانیہ

(تقریر محترم مولانا عبدالمالک خان صاحب برموقع جلسہ سالانہ ۱۹۷۰ء)

جماعت احمدیہ کے ۷۹ ویں جلسہ سالانہ کے موقع پر مورخہ ۲۶ دسمبر ۱۹۷۰ء کو محترم مولانا عبدالمالک خان صاحب فاضل نائب ناظر اصلاح وارشاد نے مندرجہ بالا موضوع پر جو تقریر فرمائی ہے اس کا مکمل متن افادۂ احباب کیلئے درج ذیل کیا جاتا ہے۔

میری تقریر کا عنوان "احمدیت ——— اسلام کی نشأۃ ثانیہ ہے"

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی صداقت کے نشانوں میں سے یہ ایک عظیم الشان نشان ہے کہ جب اسلام اپنی ابتدائی حالت میں تھا آپ نے یہ خبر دی کہ اسلام کو ایک نمایاں قبولیت حاصل ہوگی پھر یہ خبر دی کہ جب مسلمان غالب آجائیں گے تو تین سو سال کے بعد تنزل کا دور شروع ہوجائے گا جو ہزار سال تک چلتا چلا جائے گا۔ پھر یہ خبر دی کہ جب تنزل انتہا کو پہنچ جائے گا اس وقت پھر عروج کا دور شروع ہوجائے گا۔ یہ تینوں پیشگوئیاں بظاہر لوگوں کو ناممکن الوقوع نظر آتی تھیں لیکن واقعات نے ثابت کر دیا کہ پہلی پیشگوئی بھی پوری ہوگئی اور اسلام نمایاں طور پر قبول کیا گیا۔ سہ

عَادَتْ بِلَادُ الْعَرَبِ نَحْوَ نَضَارَةٍ
بَعْدَ الْوَجِيِ وَالْمَحْلِ وَالْخُسْرَانِ

پھر دوسری پیشگوئی بھی پوری ہوئی اور مسلمانوں کا عروج تنزل سے بدل گیا۔ اور خود وہ لوگ جو مسلمانوں میں صائب الرائے سمجھے جاتے تھے یہ ماننے پر مجبور ہوگئے کہ اسلام کا صرف نام باقی رہ گیا ہے مسجدیں بظاہر تو آباد ہیں مگر حقیقت میں ویران ہیں۔

مولانا حالی لکھتے ہیں۔

کتاب اور سنت کا ہے نام باقی
خدا اور نبی سے نہیں کام باقی
رہا کوئی امت کا ملجا نہ ماوی
نہ قاضی نہ مفتی نہ صوفی نہ ملاّ

ادھر مسلمانوں کی کمزوری کا یہ عالم تھا دوسری طرف غیر مذاہب کے حملے شدت اختیار کر گئے ایک طرف عیسائیت کی یلغار تھی جو حکومتوں کی پشت پناہی میں دنیا پر اپنا تسلط جما رہی تھی اور عیسائی یہ امید لگا رہے تھے کہ وہ بہت معاذ اللہ ارض حجاز کو اپنی آغوش میں لے لیں گے۔ ان کے دیکھا دیکھی آریہ سماج، برہمو سماج اور اسی قسم کے چھوٹے بڑے سب مذاہب اسلام پر ٹوٹ پڑے اور اپنا جھنڈا معاذ اللہ خانہ کعبہ پر گاڑنے کا خواب دیکھنے لگے۔

غرض اندرونی اختلافات اور بیرونی حملوں کی وجہ سے اسلام کے دونوں بازوؤں پر تبر رکھ دی گئی تھی پھر اسی زمانہ میں یورپ سے مذہب کے خلاف منافرت پھیلانے کا کام بڑے زوروں سے عالمگیر پیمانے پر جاری ہوا اور کئی لوگ اس کی وجہ سے دہریت کا شکار ہوگئے۔ اس زمانہ میں اسلام کی حالت بالکل اس شعر کی مصداق تھی۔

ہر طرف کفر است جوشاں ہمچو افواج یزید
دین حق بیمار و بے کس ہمچو زین العابدین

ان حالات میں عام کوششوں سے حقیقت اسلامی کا دوبارہ قیام کہاں تک ممکن تھا اس کا اندازہ اس سے لگایا جا سکتا ہے کہ دردمند مسلمان رہنما اسے ناممکن سمجھنے لگے تھے۔ چنانچہ سرسید مرحوم اپنے ایک خط میں نواب وقار الملک کو لکھتے ہیں۔

"میں قسمیہ آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ مجھے مسلمانوں کی بہتری اور ترقی اور درستی اخلاق کی جس میں میں کوشش کر رہا ہوں مطلق توقع نہیں ہے مایوسی محض ہے۔"

(مکتوب ۱۷ ستمبر ۱۸۹۰ء)

پھر یہ بھی دیکھنے میں آیا کہ اس غرض کے لئے مختلف ممالک میں بے شمار تنظیمیں قائم ہوئیں لیکن وہ حالات کا مقابلہ کہاں تک کر سکیں اس کا اندازہ مولوی اسرار احمد صاحب کے اس بیان سے ہو سکتا ہے جو انہوں نے اپنی کتاب اسلام کی نشأۃ ثانیہ میں تحریر کیا وہ فرماتے ہیں:۔

یہ تحریکیں قریباً ثلث صدی سے مختلف مسلمان ملکوں میں برسر عمل ہیں اور ملت اسلامی کی نوجوان نسل کا ایک خاصا قابل ذکر حصہ ان کے زیر اثر آیا ہے لیکن عملاً ان میں سے کسی کو کوئی نمایاں کامیابی حاصل نہیں ہوئی ہے بلکہ ایسا محسوس ہوتا ہے کہ یہ تحریکیں اپنا وقت پورا کر چکی ہیں اور اسلام کی نشأۃ ثانیہ کی خواب کی تعبیر کا وقت ابھی نہیں آیا۔ رہی برصغیر کی تحریک اسلامی تو اس کا جزو اعظم پاکستانی سیاست کے نذر ہو چکا ہے اور اب اس کا مقام تحریک جمہوریت کی حاشیہ برداری سے زیادہ کچھ نہیں رہا... یہ تحریکیں فی الواقعہ مذہبی سے زیادہ سیاسی و عمرانی اور دینی سے زیادہ دنیوی ہیں...

یہی سبب ہے کہ یہ تحریکیں بے لنگر کے جہازوں کے مانند ادھر ادھر بھٹک رہی ہیں۔"

اب یہ سوال ہے کہ حقیقت اسلام کے دوبارہ احیاء کی ممکنہ صورت کیا ہو سکتی ہے؟ اس کے جواب میں بزرگان امت نے بتایا کہ اسلام کی نشأۃ ثانیہ ان پیشگوئیوں کے ظہور پر موقوف ہے جو خدا اور اس کے رسول حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم نے اس زمانہ کی بابت بیان کی ہیں چنانچہ حضرت امام بخاریؒ نے صحیح بخاری کتاب التفسیر میں بیان فرمایا کہ سورۂ جمعہ کی آیت وآخرین منہم لما یلحقوا بھم جب نازل ہوئی تو صحابہ نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا کہ یہ آخرین کا گروہ کونسا ہے جس کا الحاق صحابہ سے مقدر ہے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے حضرت سلمان فارسیؓ کے کندھے پر ہاتھ رکھکر فرمایا

لو کان الایمان معلقاً
بالثریا لنالہ رجل من
ھؤلاء۔

یعنی جب یہ زمانہ آجائے گا کہ ایمان ثریا پر چلا جائے گا تو اس کی قوم کا ایک آدمی اسے ثریا سے لاکر دوبارہ دلوں میں قائم کرے گا۔

حضور کے اس ارشاد سے ظاہر ہے کہ تجدید ایمان رجل فارسی کے ذریعہ مقدر ہے کیونکہ وہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا بروز ہوگا۔ پھر ایک اور حدیث میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

ابشروا ابشروا انما
مثل امتی کمثل غیثٍ
لا یدری اوّلہ خیر
ام آخرہ وکیف تھلک
امتی انا اولھا و آخرھا
المسیح

(مشکوٰۃ باب ثواب ھذہ الامۃ)

خوش ہو۔ خوش ہو کہ میری امت کی مثال بارش کی طرح ہے کہ نہیں کہا جا سکتا کہ اس کا اوّل بہتر ہے یا آخر۔ اور میری امت کیونکر ہلاک ہو سکتی ہے جس کے شروع میں میں ہوں اور آخر میں مسیح ہے۔

یہ کہا نہ جا سکنے کی وجہ سوائے اس کے اور کچھ نہیں ہو سکتی کہ آنے والے مسیح کو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنا بروز قرار دیا ہے اسیطرح اس مسیح کی بابت آپ نے فرمایا

اماماً مھدیاً حکماً
عدلاً فیکسر الصلیب

(مسند احمد بن حنبل جلد ۲ ص ۴۱۱)

یعنی وہ مسیح امام ہوگا، مہدی ہوگا۔ اور حکم و عدل ہوگا۔ اور صلیبوں کو توڑے گا۔

پھر قرآن کریم میں خدا فرماتا ہے

ھُوَ الَّذِیْ اَرْسَلَ
رَسُوْلَہٗ بِالْھُدٰی وَدِیْنِ
الْحَقِّ لِیُظْھِرَہٗ عَلَی
الدِّیْنِ کُلِّہٖ (صف)

کہ خدا وہ ہے جس نے اپنے رسول کو دین حق اور ہدایت دے کر بھیجا تا وہ دین اسلام کو تمام ادیان باطلہ پر غالب کر دے۔

اس آیت کے ماتحت تمام اسلامی فرقوں کے بزرگ اور مفسر یہ تسلیم کرتے ہیں کہ یہ غلبۂ اسلام امام مہدی کے زمانہ میں ہوگا۔ اسی وجہ سے اس کی آمد کا شدت سے انتظار کیا جا رہا تھا اور لوگ یہ کہتے تھے سہ

آنے والے آ زمانے کی امامت کے لئے
منتظر ہیں تیرے شیدائی زیارت کے لئے

نامور اہلحدیث عالم مولانا نواب صدیق حسن خان صاحب نے تو اس کے ظہور کی خبر دیتے ہوئے یہانتک فرمایا کہ چودھویں صدی میں دس سال

باقی رہ گئے ہیں اگر ان کا ظہور ہو گیا تو وہی اس صدی کے مجدد ہوں گے۔

تحریک احمدیت کی بنیاد الٰہی اسلامی پیشگوئیوں پر ہے۔ چنانچہ حضرت بانیٔ سلسلہ احمدیہ مرزا غلام احمد صاحب قادیانی علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:۔

"مجھے بتلایا گیا ہے کہ تمام دینوں میں سے دینِ اسلام ہی سچا ہے مجھے فرمایا گیا ہے کہ تمام ہدایتوں میں سے صرف قرآنی ہدایت ہی صحت کے کامل درجہ پر اور انسانی ملاوٹوں سے پاک ہے۔ مجھے سمجھایا گیا ہے کہ تمام رسولوں میں سے کامل تعلیم دینے والا اور اعلیٰ درجہ کی پاک اور پر حکمت تعلیم دینے والا اور انسانی کمالات کا اپنی زندگی کے ذریعہ سے اعلیٰ نمونہ دکھلانے والا صرف حضرت سیدنا و مولانا محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں اور مجھے خدا کی پاک اور مطہر وحی سے اطلاع دی گئی ہے کہ میں اس کی طرف سے مسیح موعود اور مہدی معہود اور اندرونی اور بیرونی اختلافات کا حکم ہوں۔"

(اربعین ۱ ص ۳)

نیز آپ نے اپنی جماعت کی تنظیم کا بنیادی پتھر اس ہمہ گیر نظریہ پر قائم فرمایا کہ دنیا میں سچا مذہب صرف اسلام ہے اور یہی مذہب تمام دنیا میں غالب آنے والا ہے اور آپ نے جماعت کو اسی بات پر آمادہ کیا کہ وہ اس عظیم الشان غرض کے لئے ہر ممکن قربانی پیش کرے۔ چنانچہ آپ فرماتے ہیں:۔

"یہ انسان کی بات نہیں خدا تعالےٰ کا الہام اور رب جلیل کا کلام ہے...

.. اسلام کے لئے پھر اس تازگی اور روشنی کا دن آئے گا جو پہلے وقتوں میں آچکا ہے اور وہ آفتاب اپنے پورے کمال کے ساتھ پھر چڑھے گا جیسا کہ پہلے چڑھ چکا ہے لیکن ابھی ایسا نہیں۔ ضرور ہے کہ آسمان اس کو چڑھنے سے روکے رہے جب تک کہ محنت اور جانفشانی سے ہمارے جگر خون نہ ہو جائیں اور ہم سارے آراموں کو اس کے ظہور کے لئے نہ کھو دیں اور اعزاز اسلام کے لئے ساری ذلتیں قبول نہ کر لیں۔ اسلام کا زندہ ہونا ہم سے ایک فدیہ چاہتا ہے۔ وہ کیا ہے؟ ہمارا اسی راہ میں مرنا۔ یہی موت ہے جس پر اسلام کی زندگی، مسلمانوں کی زندگی اور زندہ خدا کی تجلی موقوف ہے۔ اور یہی وہ چیز ہے جس کا دوسرے لفظوں میں اسلام نام ہے، اسی اسلام کا زندہ کرنا خدا تعالےٰ اب چاہتا ہے۔"

(فتح اسلام)

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے آنیوالے امام کا صفاتی نام مہدی بتایا کیونکہ خدا نے آپ کو بتا دیا تھا کہ اس کے ظہور کے زمانہ میں اسلام کا نام تو ہو گا مگر اسلامی ہدایت نہ ہو گی اور وہ موعود اسلامی ہدایتوں کو اس کی پوری عظمت وشان کے ساتھ دنیا کے سامنے پیش کرے گا چنانچہ حضرت بانیٔ سلسلہ نے اسلام کی حفاظت اور نشأۃ ثانیہ کے کام کا آغاز فرمایا تو سب سے پہلا کام آپ نے یہ کیا مذاہب عالم کے مقابلہ پر اسلام کی حقانیت اور قرآن کریم کی سچائی اور حضرت محبوب احدیت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی عظمتِ شان کو ثابت کرنے کے لئے ایک کتاب شائع فرمائی اور اس کا نام

براھین الاحمدیۃ فی اثبات حقیقۃ القرآن والنبوۃ المحمدیۃ

رکھا اور آپ نے تمام دشمنانِ اسلام کو للکارا اور چیلنج کیا کہ صداقتِ اسلام کے جو دلائل اس میں درج ہیں اگر کوئی صاحب ان کا پانچواں حصہ بھی اپنے مذاہب کی کتب سے نکال دیں یا آپ کے پیش کردہ دلائل کا رد کریں ہر دو صورتوں میں ان کو دس ہزار روپیہ انعام دیا جائے گا۔ دشمنانِ اسلام حیران و ششدر رہ گئے اور باوجود ناخنوں تک زور لگانے کے کوئی دشمن اس کتاب کا جواب نہ لکھ سکا۔ ہندوستان میں ایک گوشہ سے لیکر دوسرے گوشہ تک شور پڑ گیا اور کفر کو جلد ہی محسوس ہو گیا کہ مذاہب کے اکھاڑے میں اس مردِ میدان کے بیچ میں آکودنے کے سبب سے اس کی تلوار ادیانِ باطلہ کے سر پہ اس زور سے پڑنے لگی ہے کہ ان کو اپنی جان کے لالے پڑ گئے۔ یا تو وہ اسلام کو مٹانے کے درپے تھے یا یہ تغیر ہوا کہ ان کو اپنے مذہب کے بچانے کی فکر دامن گیر ہو گئی۔ مسلمانوں کے تن بے جان میں جان آگئی ان کی رگوں میں زندہ خون دوڑنے لگا چاروں طرف سے واہ! واہ! مرحبا! کے نعرے بلند ہونے لگے۔ اس زمانہ کے بڑے بڑے علماء نے اس کتاب پر شاندار تبصرے لکھے چنانچہ مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی نے لکھا:۔

"ہماری رائے میں یہ کتاب اس زمانہ میں اور موجودہ حالات کی نظر سے ایسی کتاب ہے جس کی نظیر آج تک اسلام میں تالیف نہیں ہوئی اور آئندہ کی خبر نہیں اس کا مؤلف بھی اسلام کی مالی وجانی وقلمی ولسانی وحالی و قالی نصرت میں ایسا ثابت قدم نکلا ہے جس کی نظیر پہلے مسلمانوں میں بہت ہی کم دیکھی جاتی ہے، ہمارے ان الفاظ کو کوئی ایشیائی مبالغہ سمجھے تو کم از کم ایک ایسی کتاب بتلائے جس میں جملہ فرقہائے مخالفین اسلام خصوصاً فرقہ آریہ و برہمو سماج سے اس زور شور سے مقابلہ کیا گیا ہو اور دو چار ایسے اشخاص انصارِ اسلام کی نشاندہی کرے جنہوں نے اسلام کی نصرت مالی وجانی وقلمی ولسانی کے علاوہ حالی نصرت کا بھی بیڑا اٹھایا ہو اور جو مخالفینِ اسلام اور منکرینِ الہام کے مقابلہ میں مردانہ تحدّی کے ساتھ یہ دعویٰ کیا ہو کہ جس کو وجودِ الہام کا شک ہو وہ ہمارے پاس آکر تجربہ ومشاہدہ کرے اور اس تجربہ اور مشاہدے کا غیر اقوام کو مزہ بھی چکھوا دیا ہو۔"

(اشاعۃ السنہ جلد ۷ ص ۶)

حضرات! جس کتاب کی نظیر ایک صدی میں نہ ملے تو وہ لوگوں کے لئے قابلِ قدر ہوتی ہے لیکن مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی کے مدلل تبصرہ کے ماتحت براہین احمدیہ وہ کتاب ہے جس کی نظیر گذشتہ ۱۳ صدیوں میں نہیں ملتی۔ وہ کس پائے کی اور اعلیٰ درجہ کی کتاب ہوگی۔ اس بے نظیر کتاب کی اشاعت نے مسلمانوں کے حوصلے بلند کر دئے اور مذاہب باطلہ پر جو مضبوط مدلل اعتراضات آپ نے پیش کئے وہ اس قدر وزنی تھے کہ کفر سہم گیا۔ پس اس کتاب کو اسلام کی نشأۃ ثانیہ میں قطعیت کا مقام حاصل ہے جیسا کہ آپ کو اس کی اشاعت سے پہلے ایک رؤیا میں بتایا گیا تھا۔ اس کی اشاعت کے ساتھ ہی اپنے اور پرائے سبھی کے دل یہ محسوس کر گئے کہ اسلام ایک زندہ مذہب ہے، پس آپ نے اسلام کو دوبارہ زندہ کر کے بتا دیا کہ آپ ہی امام مہدی ہیں۔

اسی سلسلہ میں ایک واقعہ کا ذکر کرتا ہوں جو غلبۂ اسلام کی ایک نمایاں تصویر پیش کرتا ہے۔

دسمبر ۱۸۹۶ء کے بڑے دن کی تعطیلات میں بمقام لاہور ایک جلسہ اعظم مذاہب مقرر ہوا جس میں منتظمین کی جانب سے پانچ سوال مقرر کئے گئے تمام مذاہب کے سربرآوردہ حضرات کو شرکت کی دعوت دی گئی اور لکھا گیا کہ وہ اپنے اپنے مذہب کے رو سے ان سوالات کا جواب دیں سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں کہ میں نے اس مضمون کیلئے خدا تعالیٰ کے حضور دعا کی کہ وہ میرے دل میں ایسے مضامین القاء کرے کہ اس مجمع کی تمام تقریروں پر غالب رہے۔ دعا کے بعد آپ نے دیکھا کہ ایک غیبی قوت آپ کے اندر پھونک دی گئی ہو اور آپ نے قلم برداشتہ اس مضمون کو تیزی کے ساتھ لکھا جب مضمون ختم ہوا تو خدا نے الہاماً بتایا کہ مضمون بالا رہا۔ چنانچہ آپ نے جلسے کے انعقاد سے قبل ہی ایک اشتہار شائع کیا جس کا عنوان تھا "سچائی کے طالبوں کے لئے ایک عظیم الشان خوشخبری" اور اس میں یہ اعلان کیا کہ آپ کا ایک مضمون قرآن شریف کے معجزات اور کمالات کے بارہ میں پڑھا جائے گا اور خدائے علیم وخبیر نے آپ کو الہام سے مطلع فرمایا ہے کہ یہ وہ مضمون ہے جو سب پر غالب آئے گا۔ شہر لاہور کی دیواروں پر یہ اشتہار چسپاں کیا گیا چنانچہ جب مقررہ وقت پر یہ مضمون پڑھا گیا تو لوگوں پر وجد اور محویت کا عالم طاری ہو گیا۔ ہر مذہب وملت کے لوگوں کی زبانوں پر تحسین وآفرین کا نعرہ تھا اخبار سول اینڈ ملٹری گزٹ اور دیگر اخبارات نے باوجود غیر مسلم ہونے کے کھلم کھلا اس مضمون کے غالب رہنے کا اعتراف کیا۔ مضمون کی قبولیت کا یہ عالم تھا کہ مقررہ وقت میں جب مضمون ختم نہ ہو سکا تو لوگوں کے اصرار پر صرف اسی مضمون کے سننے کے اشتیاق میں منتظمین کو جلسے کا ایک دن اور بڑھانا پڑا۔ مذاہبِ عالم کے اس مقابلے میں اسلام فتح یاب ہوا اور تمام مذاہب مغلوب اور ناکام ہو گئے اللہ اکبر خربت خیبر

حضرت مسیح موعودؑ فرماتے ہیں:۔

"یہ مقابلہ اس مقابلہ کی مانند تھا جو موسیٰ نبی کو ساحروں کے ساتھ کرنا پڑا تھا کیونکہ اس مجمع میں مختلف خیالات کے آدمیوں نے اپنے اپنے مذہب کے متعلق تقریریں سنائی تھیں جن میں سے بعض عیسائی تھے اور بعض سناتن دھرم کے ہندو اور بعض آریہ سماج کے ہندو اور بعض برہمو اور بعض سکھ اور بعض ہمارے مخالف مسلمان تھے اور سب نے اپنی اپنی لاٹھیوں کے خیالی سانپ بنائے تھے لیکن جب کہ خدا نے میرے ہاتھ سے اسلامی راستی کا عصا ایک پاک اور پرمعارف تقریر کے پیرایہ میں ان کے مقابل پر چھوڑا تو وہ اژدھا بن کر سب کو نگل گیا اور آج تک قوم میں میری اس تقریر کی تعریف، کا چرچا جو میرے منہ سے نکلی تھی فالحمد للہ علیٰ ذالک۔"

(حقیقۃ الوحی ص ۲۷۹)

ضرورت ہے

تعلیم الاسلام کالج ربوہ کیلئے ایک لیکچرار فلاسفی کی ضرورت ہے امیدوار کا فلاسفی میں فرسٹ کلاس یا سیکنڈ کلاس ہونا ضروری ہے آسامی مستقل ہے اور پنشن ایبل۔ پراویڈنٹ فنڈ کی مراعات بھی حاصل ہونگی۔ ابتدائی تنخواہ معہ الاؤنس ۲۰۰/- روپے ماہوار ہوگی ضرورت مند امیدوار اپنی درخواستیں بنام پرنسپل جلد بھجوائیں۔

پرنسپل تعلیم الاسلام کالج ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

Digitized by Khilafat Library Rabwah

"تمہاری زندگیاں تمہاری نہیں بلکہ اسلام کیلئے ہیں"

قرآن کریم سے معلوم ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ مامورین کو اس غرض سے بھیجتا ہے تا وہ بنی نوع انسان کو علم و حکمت سکھائیں اس غرض کو پورا کرنے کے لئے اللہ تعالیٰ انہیں سچے اور مخلص مومنوں کی جماعت عطا فرما دیتا ہے۔

اس زمانے میں اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو مامور بنا کر اس غرض کے لئے بھیجا۔ تا وہ اسلام کو ایک بار پھر دنیا میں زندہ کریں۔ اس غرض کو پورا کرنے کے لئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے جماعت کے مخلصین سے زندگی وقف کرنے کا مطالبہ کرتے ہوئے فرمایا۔

"حضرت رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے اصحاب کا نمونہ دیکھنا چاہیئے وہ ایسے نہ تھے کہ کچھ دین کے ہوں اور کچھ دنیا کے بلکہ وہ خالص دین کے ہی ہو گئے تھے۔ اور اپنا جان و مال سب اسلام پر قربان کر چکے تھے۔ ایسے ہی آدمی ہونے چاہئیں جو سلسلہ کیواسطے واعظین اور مبلغین مقرر کئے جائیں وہ قانع ہونے چاہئیں اور دولت و مال کا انکو فکر نہ ہو حضرت رسول کریم صلعم جب کسی کو تبلیغ کے واسطے بھیجتے تھے تو وہ حکم پاتے ہی چل پڑتا تھا۔ نہ سفر خرچ مانگتا تھا نہ گھر والوں کے افلاس کا عذر پیش کرتا تھا۔ یہ کام اس سے ہو سکتا ہے جو اپنی زندگی کو اس کے لئے وقف کر دے متقی کو خدا تعالیٰ آپ مدد دیتا ہے۔"

حضرت مسیح موعود علیہ السلام وقفِ زندگی کے بارہ میں مزید فرماتے ہیں:۔

"میں اپنا فرض سمجھتا ہوں کہ اپنی جماعت کو وصیت کروں اور یہ بات پہنچا دوں۔ آئندہ ہر ایک کا اختیار ہے کہ وہ اسے سُنے یا نہ سُنے کہ اگر کوئی نجات چاہتا ہے اور حیاتِ طیبہ یا ابدی زندگی کا طلب گار ہے تو وہ اللہ کے لئے اپنی زندگی وقف کرے اور ہر ایک اس کوشش اور فکر میں لگ جاوے کہ وہ اس درجہ اور مرتبہ کو حاصل کرے کہ کہہ سکے کہ میری موت میری قربانیاں میری نمازیں اللہ ہی کے لئے ہیں پس تم جو میرے ساتھ تعلق رکھتے ہو تم دیکھتے ہو کہ خدا کے لئے زندگی کا وقف میں اپنی زندگی کی اصل غرض سمجھتا ہوں۔ پھر تم اپنے اندر دیکھو کہ تم میں سے کتنے ہیں۔ جو میرے اس فعل کو اپنے لئے پسند کرتے اور خدا کے لئے زندگی وقف کرنے کو عزیز رکھتے ہیں"۔

(ملفوظات جلد دوم ص [illegible])

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں:۔

"جو شخص دین کے لئے اپنی زندگی وقف کرتا ہے۔ وہ ادنیٰ نہیں بلکہ اعلیٰ ہے بشرطیکہ ہر قسم کی کوتاہی سے اپنے آپ کو بچائے"۔

(خطبہ جمعہ ۲۷ر دسمبر ۱۹۳۵ء)

حضور مزید فرماتے ہیں:۔

"خدا کی غیرت پھر جوش میں آئی ہے۔ اور خدا نے تم کو اور تم کو ہاں تم کو اس نوبت خانہ کی خدمت سپرد کی ہے"۔

"اے آسمانی بادشاہت کے موسیقارو! اے آسمانی بادشاہت کے موسیقارو!! اے آسمانی بادشاہت کے موسیقارو!!! ایک دفعہ پھر اس نوبت کو اس زور سے بجاؤ کہ دنیا کے کان پھٹ جائیں۔ ایک دفعہ پھر اپنے دل کے خون کو اس قرنا میں بھر دو کہ عرش کے پائے بھی لرز جائیں اور آسمان کے فرشتے بھی کانپ اٹھیں۔ تاکہ تمہاری دردناک آوازوں اور نعرہ ہائے تکبیر و توحید کی وجہ سے خدا تعالیٰ آسمان سے زمین پر آ جائے۔ اور زمین پر پھر آسمانی بادشاہت قائم ہو جائے"۔

"پس میرے پیچھے چلو میں جو کچھ کہہ رہا ہوں خدا کہہ رہا ہے یہ میری آواز نہیں میں تمہیں خدا کی آواز کی طرف بلاتا ہوں۔ تم میری مانو۔ خدا تمہارے ساتھ ہو۔ خدا تمہارے ساتھ ہو۔ خدا تمہارے ساتھ ہو تا تم دُنیا میں عزت پاؤ اور آخرت میں بھی عزت پاؤ"۔

(تقریر جلسہ سالانہ ۵۳ء)

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ ہمیں اپنی زندگیوں کو خدا تعالیٰ کی خاطر وقف کرنے اور اس کی رضا کی راہوں پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

ملتمس

محمد حمید الحق ابن محمد عبد الحق صاحب

مجاہد امرتسری۔ گنج مغلپورہ

گمشدہ اشیاء کے مالکان توجہ فرمائیں

جلسہ سالانہ فتح ۱۳۴۹ ہش (۱۳ دسمبر ۱۹۷۰ء) کے موقع پر مندرجہ ذیل گمشدہ سامان بذریعہ نظامت معلومات و گمشدہ اشیاء دفتر ہذا میں پہنچا تھا۔ اس کی فہرست اسلئے شائع کروائی جا رہی ہے تاکہ متعلقہ احباب اپنی اشیاء کے متعلق دفتر ہذا سے رابطہ پیدا فرما دیں۔

متعلقہ احباب سے درخواست ہے کہ وہ اپنی اشیاء کی واپسی کا مطالبہ کرتے وقت ان کی علامات ساتھ تحریر فرما دیں تاکہ بعد شناخت ان کی خدمت میں اطلاع بھجوائی جا سکے اور پھر وہ اپنی چیز دفتر ہذا سے وصول کر سکیں۔

ان اشیاء کے متعلق اعلان ہذا کی اشاعت سے ایک ماہ تک انتظار کیا جائیگا اور اس کے بعد جو اشیاء متعلقہ مالکان کو واپس نہ ہو سکیں انہیں مستحقین میں تقسیم کر دیا جائے گا۔

۱	رومال معمولی	چھ عدد
۲	مفلر	تین عدد
۳	تولیہ	دو عدد
۴	ٹوپی	دو عدد
۵	تکیہ	ایک عدد
۶	قمیص زنانہ	ایک عدد
۷	پاجامہ بچگانہ	سات عدد
۸	قمیص مردانہ	ایک عدد
۹	شلوار زنانہ	ایک عدد
۱۰	چُنری بچگانہ	ایک عدد
۱۱	کھیس	ایک عدد
۱۲	چادر بستر	تین عدد
۱۳	جائے نماز	ایک عدد
۱۴	چائے دانی	ایک عدد
۱۵	صافہ (حاجی ٹائپ)	ایک عدد
۱۶	قانونی ڈائری	ایک عدد
۱۷	تھیلا معہ ڈبہ و بوتل	ایک عدد
۱۸	ٹوکری کھجور معہ گلاس سلور و کپ سلور	ایک عدد
۱۹	جراب	دو عدد مختلف
۲۰	چھتری شکستہ	ایک عدد
۲۱	بتیاں چولہا	ایک پیکٹ
۲۲	گھنٹی کور	ایک عدد
۲۳	چادر فلالین بچگانہ	دو عدد
۲۴	پنکھا کھجور	ایک عدد
۲۵	سٹریپ (گھڑی کی)	ایک عدد
۲۶	آئینہ	ایک عدد
۲۷	گلاس	ایک عدد
۲۸	بستر مکمل	ایک عدد
۲۹	شلوار بچگانہ	دو عدد
۳۰	بنیان بچگان	دو عدد
۳۱	ٹکڑا کپڑا ان سیا	ایک عدد
۳۲	پیٹی	ایک عدد
۳۳	قمیص، فراک، بشرٹ بچگانہ	ایک عدد
۳۴	بیب بچگانہ	ایک عدد
۳۵	جوتے مردانہ و بچگانہ	پانچ جوڑے
۳۶	جوتے ایک پاؤں مردانہ و بچگانہ	گیارہ عدد
۳۷	ایک توڑا جس میں گڑ اور دال نخود ہے	
۳۸	چادر (تہبند)	تین عدد

(افسر جلسہ سالانہ)

زکوٰۃ کی ادائیگی اموال کو بڑھاتی اور تزکیہ نفوس کرتی ہے (ناظر بیت المال ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وصایا

ضروری نوٹ مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز اور صدر انجمن احمدیہ کی منظوری سے قبل صرف اس لئے شائع کی جارہی ہیں تاکہ اگر کسی صاحب کو ان وصایا میں سے کسی وصیت کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ دن کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرماویں

۲۔ ان وصایا کو جو نمبر دئیے جا رہے ہیں وہ ہرگز وصیت نمبر نہیں بلکہ وہ مسل نمبر ہیں وصیت نمبر صدر انجمن احمدیہ کی منظوری حاصل ہونے پر دئیے جائیں گے۔

۳۔ وصیت کنندگان، سیکرٹری صاحبان مال، سیکرٹری صاحبان وصایا اس بات کو نوٹ فرمالیں۔ (سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

مسل نمبر ۲۰۲۹۲

میں شمیم النساء کوثر زوجہ کوثر باجوہ صاحب قوم راجپوت پیشہ خانہ داری عمر ۳۱ سال پیدائشی احمدی ساکن کراچی ضلع کراچی بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۲ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔

۱) سنگر مشین سلائی مالیتی ۲۰۰/۰۰ روپے
۲) ایک عدد بھینس ۵۰۰/۰۰ "
۳) زیور طلائی وزنی ۲ تولے ۳۰۰/۰۰ "
۴) حق مہر وصول شدہ ۵۰۰/۰۰ "

میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

اس وقت مجھے مبلغ ۲۰/- روپے ماہوار آمد ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی رہوں گی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

الامۃ: شمیم النساء کوثر۔ R/۶۲۲-۱۶-۳ فیڈرل بی ایریا کراچی

گواہ: ایم اسلم امتیاز نائب سیکرٹری وصایا جماعت احمدیہ کراچی

گواہ شد: عبدالرحمن کھوکھیاں ناظم تربیت مجلس خدام الاحمدیہ کراچی۔

مسل نمبر ۲۰۲۹۳

میں حسین بخش ولد خان محمد صاحب قوم راجپوت پیشہ × عمر ۶۷ سال بیعت اپریل ۱۹۳۹ء ساکن ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۵ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری جائیداد اس وقت کوئی نہیں میرا گزارہ ماہوار آمد پر ہے جو اس وقت ۱۰/- روپے ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ فرمائی جاوے۔

العبد: حسین بخش دارالعلوم غربی ربوہ

گواہ شد: عبداللطیف خان صدر " " "

گواہ شد: محمد حنیف سیکرٹری مال " " "

مسل نمبر ۲۰۲۹۵

میں شفیقہ بیگم زوجہ چوہدری محمد اشرف صاحب قوم آرائیں پیشہ خانہ داری عمر ۲۸ سال پیدائشی احمدی ساکن تخت ہزارہ ضلع سرگودھا بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔

۱) حق مہر (ادا شدہ) ۱۰۰/- روپے
۲) زیور طلائی وزنی ۱/۲ ۳ تولے مالیتی ۴۲۰/۰۰ روپے

میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے منظور فرمائی جائے۔

الامۃ: شفیقہ بیگم تخت ہزارہ ضلع سرگودھا

گواہ شد: (۱) چوہدری محمد اشرف (خاوند موصیہ) تخت ہزارہ ضلع سرگودھا۔

گواہ شد: عبدالرحیم امیر جماعت احمدیہ تخت ہزارہ ضلع سرگودھا

مسل نمبر ۲۰۲۹۶

میں حسین بی بی بیوہ ملک شتادے خان صاحب مرحوم قوم راجپوت پیشہ خانہ داری عمر ۶۰ سال پیدائشی احمدی ساکن نوشہرہ ورکاں ضلع سیالکوٹ۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۵ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔

حق مہر وصول شدہ ۲۰۰/۰۰ روپے

میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں۔ تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

اس وقت مجھے مبلغ ۸۵/- روپے ماہوار آمد ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی رہوں گی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے

الامۃ: حسین بی بی C/O دار التبلیغ نوشہرہ ورکاں ضلع گوجرانوالہ

گواہ شد: محمد لطیف پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ نوشہرہ ورکاں ضلع گوجرانوالہ

گواہ شد: ڈاکٹر غلام محمد حق نوشہرہ ورکاں ضلع گوجرانوالہ۔

مسل نمبر ۲۰۲۹۷

میں فاطمہ بی بی زوجہ نائب صوبیدار سردار خان صاحب قوم جنجوعہ پیشہ خانہ داری عمر ۳۵ سال بیعت ۱۹۴۸ء ساکن لہڑی ضلع راولپنڈی بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۹ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔

حق مہر بذمہ خاوند: ۳۲/- روپے
۲) مشین سلائی مالیتی ۲۰۰/۰۰ "

میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں۔ تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

الامۃ: فاطمہ بی بی لہڑی ڈاکخانہ خاص ضلع سیالکوٹ

گواہ شد: محمد اسحاق صدر جماعت احمدیہ کہوٹہ ضلع راولپنڈی

گواہ شد: سردار خان (خاوند موصیہ) لہڑی ضلع راولپنڈی

مسل نمبر ۲۰۲۹۸

میں صاحبزادہ عبدالحی لطیف ولد صاحبزادہ محمد طیب صاحب لطیف قوم سید پیشہ ملازمت عمر ۴۲ سال پیدائشی احمدی ساکن راولپنڈی بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ۔ آج بتاریخ ۲۹ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائیداد اس وقت کوئی نہیں میرا گزارہ ماہوار آمد پر ہے جو اس وقت ۱۲۵/- روپے ہے میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ فرمائی جاوے۔

العبد: صاحبزادہ عبدالحی لطیف ماڈرن موٹرز لمیٹڈ راولپنڈی

گواہ شد: مبارک احمد صدر مجلس موصیان راولپنڈی

گواہ شد: شاہ نواز ماڈرن موٹرز لمیٹڈ راولپنڈی

مسل نمبر ۲۰۲۹۹

میں محمد امین خالد ولد محمد یعقوب صاحب قوم آرائیں پیشہ معلم وقف جدید عمر ۲۷ سال پیدائشی احمدی ساکن ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۲ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائیداد اس وقت کوئی نہیں میرا گزارہ ماہوار آمد پر ہے جو اس وقت ۵۰/۰۰ روپے ہے میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ فرمائی جائے۔

العبد: محمد امین خالد معلم وقف جدید ربوہ

گواہ شد: رانا سعید احمد غازی معلم وقف جدید ربوہ

گواہ شد: شیخ نور احمد منیر دفتر وقف جدیدہ ربوہ

ماہنامہ الفرقان کے شمارہ خاص کے متعلق اطلاع

فروری اور مارچ کا نمبر ۵ر مارچ کو پوسٹ ہوگا

احباب کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ الفرقان کا خاص شمارہ جس کا اہم ترین موضوع انگریزی حکومت اور مسلمان ہے اچھوتے اور جامع اور مکمل حوالہ جات پر مشتمل فیصلہ کن صورت یک صد صفحات پر زیر طبع ہے وہ ۱۶ر فروری کی بجائے ۵ر مارچ کو ڈاک میں بھیجا جا رہا ہے۔ یہ خاص رسالہ فروری اور مارچ کا ہوگا۔ خریدار حضرات فروری کے علیحدہ رسالہ کا انتظار نہ فرمائیں۔ جو دوست ابھی رسالہ کے خریدار نہیں انہیں یہ خاص نمبر ایک روپیہ بیس پیسے میں مل سکے گا۔

(مینیجر الفرقان ربوہ)

ضرورت

عربی و اسلامیات کے لیکچرار کی اسامی کے لئے درخواستیں مطلوب ہیں امیدواران مضامین میں ایم اے ہوں۔ تنخواہ کا سکیل ۲۸۰ - ۱۵ - ۴۶۵ ہے۔

دیہاتی ماحول اور قومی ادارہ میں کام کرنے کے خواہشمند امیدوار کو ترجیح دی جائے گی۔

درخواستیں بمع ضروری کوائف مثل تعلیم۔ تجربہ۔ عمر وغیرہ مندرجہ ذیل پتہ پر ۲۸/۲/۷۱ سے قبل آنی چاہئیں۔

(مینیجر تعلیم الاسلام انٹرمیڈیٹ کالج گھٹیالیاں۔ براستہ بدوملہی ضلع سیالکوٹ)

درخواستیں مطلوب ہیں

ریسرچ اسسٹنٹ (انٹومالوجی) کی دو عارضی اسامیوں کو پُر کرنے کے لئے دفتر روزگار کی معرفت درخواستیں مطلوب ہیں ان اسامیوں کا مجموعی گریڈ تنخواہ ۲۷۵ - ۱۵ - ۳۲۰ - ۲۰ - ۵۰۰ روپے ہے۔ یہ لازم ہے کہ امیدوار نے کم از کم بی ایس سی آنرز (زراعت) یا بی ایس سی (زراعت) مع انٹومالوجی یا پلانٹ پروٹیکشن بحیثیت مضمون اعلیٰ (PRINCIPAL SUBJECT) کی ڈگری کسی منظور شدہ یونیورسٹی سے حاصل کی ہوئی ہو اور اس کی عمر ۱۸ اور ۳۵ سال کے درمیان ہو ایسے امیدواروں کے لئے جو پس ماندہ اقوام (SCHEDULED CASTES) یا کم ترقی یافتہ علاقوں (UNDER DEVELOPED AREAS) سے متعلق ہوں۔ عمر کی بالائی حد ۳۸ سال ہے۔

نیز ایسے امیدواروں کی صورت میں جنہیں سرکاری ملازمت اس لئے ترک کرنا پڑی کہ کوئی ایسی خالی اسامی اس وقت موجود نہیں جس پر ان کی تقرری کر کے ان کی ملازمت میں توسیع کی جا سکتی ہو عمر کی بالائی حد کے تعین کے لئے مدت ملازمت ان کی عمر سے منہا کر دی جائے گی۔ امیدوار صوبہ پنجاب کے علاقوں کے اصلی باشندے ہونے چاہئیں۔

درخواستیں مع تفصیلی تعلیمی کوائف تجربہ عمر وغیرہ و مصدقہ نقول میٹرکولیشن سرٹیفکیٹ، ڈگری سب سے آخر میں چھوڑے ہوئے ادارے کے تعلیمی افسر اعلیٰ سے حاصل کردہ کریکٹر سرٹیفکیٹ اور دو ایسے ذمہ دار افراد سے حاصل کردہ کریکٹر سرٹیفکیٹ جو امیدوار کے رشتہ دار تو نہ ہوں مگر اس کے چال چلن اور جملہ حالات سے پوری طرح آگاہ ہوں۔

انٹومالوجسٹ پنجاب زرعی تحقیقاتی ادارہ لائل پور کے پاس ۱۵ر مارچ ۱۹۷۱ء تک پہنچ جانی چاہئیں۔ امیدوار کو مبلغ تین روپے بطور فیس درخواست مندرجہ ذیل مد میں حکومت کے خزانے میں جمع کروا کر خزانہ کی رسید درخواست کے ساتھ بھیجنا ہوگی۔

XXXVI_MISC. DEPARTMENT-6. EXAMINATION FEES_RECEIPTS ON ACCOUNT OF SELECTION BOARD OF RECRUITMENT PUNJAB SECRETARIAT, OFFICES OF THE ATTACHED DEPARTMENT AND DIVISIONAL BOARDS"

نامکمل اور دیر سے موصول ہونے والی درخواستوں پر غور نہیں کیا جائے گا۔ اطلاع پانے پر امیدواروں کو اپنے خرچ پر ڈویژنل سلیکشن بورڈ سرگودھا کے روبرو برائے انٹرویو حاضر ہونا پڑے گا۔

سیکرٹری

ڈویژنل سلیکشن بورڈ سرگودھا

INF M. 1216/71

درخواست ہائے دعا

۱۔ مکرم سیکرٹری مال جماعت احمدیہ بکہ نسوانہ ضلع جھنگ کا بھانجہ عزیزم محمد اسلم جو آٹھویں جماعت کا طالب ہے بجلی کا جھٹکا لگنے سے مجروح ہو گیا تھا اس کی صحت و سلامتی کے لئے دعا کی درخواست ہے

(میر عبدالوحید جاوید بکہ نسوانہ ضلع جھنگ)

۲۔ بندہ عرصہ اڑھائی سال سے بعارضہ پتھری گردہ و مثانہ بیمار ہے۔ احباب کرام دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مجھے صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ (حکیم نور محمد میکلیگن روڈ۔ لاہور)

۳۔ خاکسار بعض خاندانی پریشانیوں میں مبتلا ہے اسی طرح ایک مقدمہ بھی درپیش ہے احباب کرام دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ پریشانیوں کو دور کر دے اور مقدمہ میں کامیابی بخشے۔ آمین۔

(چوہدری مصلح الدین۔ انجمن احمدیہ نرائن گنج مشرقی پاکستان)

۴۔ خاکسار کے تمام بچے اور اہلیہ چند روز سے بعارضہ بخار بیمار ہیں۔ احباب جماعت دعا فرماویں اللہ تعالیٰ ان سب کو شفائے کاملہ عطا فرمائے۔ آمین۔

(شیخ محمود احمد وکالت تبشیر ربوہ)

۵۔ میرے والد محترم الحاج سید شرافت حسین صاحب کے چہرے پر گزشتہ تین چار روز سے فالج کا خفیف سا حملہ ہوا ہے احباب جماعت سے درخواست ہے کہ دعا فرمائیں خدا تعالیٰ انہیں کامل و عاجل شفا عطا کرے۔ (رشید رفعت سلطانہ ناظم آباد کراچی)

۶۔ میری بھاوجہ سلیمہ بیگم صاحبہ اہلیہ برادرم مرزا ارشد بیگ صاحب بعارضہ قلب سخت بیمار ہے علاج کے لئے ڈسٹرکٹ ہیڈ کوارٹر ہسپتال سرگودھا میں داخل ہے۔ اور طبیعت زیادہ ناساز ہے۔ احباب کرام دعا فرماویں کہ اللہ تعالیٰ عزیزہ کو صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔

(مرزا اسلم حیات بیگ ڈسٹرکٹ کونسل سرگودھا)

۷۔ میری خالہ جان محترمہ رضیہ بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم عبداللطیف صاحب ماسٹر سینئر ریسرچ آفیسر سمن آباد لاہور عرصہ ۳½ ماہ سے بعارضہ قلب بیمار ہیں۔ احباب دعا فرمائیں اللہ تعالیٰ اپنے خاص فضل سے میری خالہ جان محترمہ کو مکمل صحت عطا فرمائے۔ (جلال الدین شاد سیالکوٹ)

۸۔ میری والدہ محترمہ رابعہ بی بی بقاپوری اہلیہ حکیم عبیداللہ صاحب رانجھا کی ران کی ہڈی ٹوٹ گئی تھی اور وہ عرصہ ۴ ماہ سے فضل عمر ہسپتال ربوہ میں زیر علاج رہیں اب خدا تعالیٰ کے فضل سے ہڈی جڑ گئی ہے اور سہارے سے چلانے کی مشق کرائی جاری ہے اور گھر آگئی ہیں۔ جملہ بہنوں اور بھائیوں کی خدمت میں مکرر درخواست ہے کہ دعا فرمائیں اللہ تعالیٰ انہیں صحت و سلامتی کے ساتھ لمبی عمر عطا فرمائے۔ آمین۔

(رقیہ رانجھا معلمہ نصرت گرلز ہائی سکول۔ ربوہ)

۹۔ خاکسار کے خالو جان منشی محمد حسین صاحب پریذیڈنٹ ڈرگ روڈ کراچی کا بندش پیشاب کا اپریشن ہوا ہے۔ کمزوری بہت ہے۔ احباب جماعت دعا فرمائیں اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے آپ کو صحت کاملہ عاجلہ عطا فرمائے اور عمر دراز سے نوازے آمین (محمد اعجاز شاہین)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

دعائے مغفرت

میرے دادا مکرم میاں فتح محمد صاحب (صحابی) مہاجر تلونڈی جھنگلاں حال ربوہ مورخہ ۱۶ر فروری ۱۹۷۱ء بروز منگل بوقت ۱۰ بجے اپنے مولائے حقیقی سے جا ملے انا للہ و انا الیہ راجعون۔

مرحوم موصی تھے۔ وفات کے وقت مرحوم و مغفور کی عمر تقریباً نوے سال کی تھی۔ احباب جماعت مرحوم کی مغفرت اور بلندی درجات اور پسماندگان کے صبر جمیل کے لئے دعا فرماویں۔

(محمد رمضان خادم۔ متعلم جامعہ احمدیہ ربوہ)

بالکل نیا تحفہ
کاجل نور بصر
تیار کردہ
دواخانہ خدمت خلق رجسٹرڈ ربوہ

مکرم ارشاد علی خان صاحب نیشنل بنک آف پاکستان پرنسپل آفس لاہور تحریر فرماتے ہیں۔
"خاکسار کو پرانی بواسیر کا عارضہ تھا میں نے بواسیر کی دوا پائلز کیور کے چار پیکٹ استعمال کئے جس کی وجہ سے اس موذی مرض سے نجات حاصل کر لی ہے۔ محترم آپ اس کامیاب ایجاد پر مبارکباد کے مستحق ہیں" قیمت مکمل کورس
تفصیلی پمفلٹ اور نمونہ کی خوراک مفت
(ڈاکٹر راجہ ہومیو اینڈ کمپنی گول بازار۔ ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ربوہ میں پیشگوئی مصلح موعود سے متعلق منعقدہ جلسہ عام

(بقیہ صفحہ اول)

علاوہ علماء سلسلہ نے اس امر پر بھی تفصیل سے روشنی ڈالی کہ پیشگوئی مصلح موعود کی جملہ علامات کس شان اور آب وتاب سے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے وجود باجود میں پوری ہوئیں۔ اس ضمن میں انہوں نے اس امر کو بہت ایمان افروز پیرایہ میں بیان کیا کہ حضرت المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے انتہائی بے سروسامانی کے باوجود اسلام کی تبلیغ کو زمین کے کناروں تک وسیع کر دکھایا اور حسب پیشگوئی آپؓ کی شہرت زمین کے کناروں تک پہنچی اور اطراف و جوانب عالم میں برابر پھیل رہی ہے۔ آپؓ لاکھوں روحانی اسیروں کی رستگاری کا موجب ہوئے اور قوموں نے آپؓ سے برکت پائی پھر کلام اللہ کا مرتبہ بھی آپ کے ذریعہ اس شان سے ظاہر ہوا کہ اپنے اور پرائے سب عش عش کر اٹھے اس کے ثبوت میں علماء کرام نے قرآنی علوم و معارف کے اس بحر ذخار کو پیش کیا جو حضرت المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ذریعہ تفسیر کبیر کی شکل میں ہمیں ملا اور اس کے متعلق غیر از جماعت نامور علماء اور دیگر اہل علم اصحاب اور دانشوروں کے تبصرے پیش کئے جن میں انہوں نے حضرت المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے علم قرآن کا اعتراف کرتے ہوئے آپ کی خدمت میں نہایت شاندار الفاظ میں خراج عقیدت پیش کیا ہے۔ علاوہ ازیں دنیا کی ۲۶ زبانوں میں قرآن مجید کے تراجم اور ان میں سے بعض زبانوں میں تراجم کی نہایت وسیع پیمانے پر اشاعت کا بھی ذکر فرمایا اور بتایا کہ کس طرح حضرت المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ذریعہ کلام اللہ کا مرتبہ ظاہر ہونے کے نتیجہ میں دنیا میں ایک عظیم روحانی انقلاب رونما ہو کر وسیع سے وسیع تر ہوتا چلا جا رہا ہے۔

بہت وسیع پیمانہ پر منعقد ہونے والا یہ جلسہ عام محترم مولانا قاضی محمد نذیر صاحب فاضل ناظر اصلاح وارشاد کی صدارت میں صبح ساڑھے نو بجے تلاوت قرآن مجید سے شروع ہوا جو مکرم قاری حافظ محمد عاشق صاحب نے کی۔ بعدہٗ مکرم محمد احمد صاحب انور ایم۔اے نے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے منظوم کلام میں سے "محمود کی آمین" کے بعض منتخب اشعار خوش الحانی سے پڑھ کر سنائے۔ ازاں بعد علی الترتیب مکرم مولانا عبدالمالک خان صاحب نائب ناظر اصلاح وارشاد نے "پیشگوئی مصلح موعود اور اس کا حقیقی مصداق" کے موضوع پر مکرم میاں عبدالحی صاحب سابق مبلغ انڈونیشیا نے "حضرت مصلح موعودؓ کی تبلیغی جدوجہد" کے موضوع پر اور مکرم شیخ نور احمد صاحب منیر سابق مبلغ بلاد عربیہ نے "حضرت مصلح موعودؓ کی خدمت قرآن" کے موضوع پر ایمان افروز تقاریر کیں۔ آخر میں صدر جلسہ محترم قاضی محمد نذیر صاحب فاضل نے پیشگوئی مصلح موعود کی الہامی عبارت اور خدائی انکشافات کی روشنی میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تصریحات کی رو سے بعض اہم نکات پر تفصیل سے روشنی ڈالی اور نہایت ٹھوس دلائل پیش کر کے اس خیال کی پرزور تردید فرمائی کہ مصلح موعود نے تین یا چار صدیوں کے بعد ظاہر ہونا ہے آپ نے یہ ثابت فرمانے کے بعد کہ مصلح موعود کا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا صلبی فرزند ہونا ضروری تھا پیشگوئی ۲۰ فروری ۱۸۸۶ء کے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے وجودِ باجود میں بڑی شان اور آب وتاب کے ساتھ پورے ہونے پر بہت عمدہ پیرایہ میں روشنی ڈالی اور حضور رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ارفع و اعلیٰ مقام اور آپ کے عظیم الشان کارناموں کی طرف اشارہ کرتے ہوئے مصلح موعود کی ایک علامت "وہ تین کو چار کرنے والا ہوگا" کو بہت وضاحت کے ساتھ بیان کیا اور بتایا کہ یہ علامت بھی بڑی شان کے ساتھ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے وجود باجود میں پوری ہوئی۔ اس ضمن میں آپ نے حضرت مرزا سلطان احمد صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ کے ہاتھ پر بیعت کر کے سلسلہ عالیہ میں داخل ہونے اور ربوہ کی شکل میں ایک نئے اور چوتھے مرکز اسلام کے قیام کا ذکر فرمایا۔ اپنی اس صدارتی تقریر کے بعد محترم قاضی صاحب موصوف نے اجتماعی دعا کرائی اور یہ بابرکت جلسہ بارہ بجے دوپہر کے کچھ دیر بعد اختتام پذیر ہوا۔

دوران جلسہ میں سیدنا حضرت المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی شان میں عزیز منصور احمد ولد مکرم حکیم محمد صدیق صاحب دواخانہ طب جدید کی نظم نیز مکرم عبدالسلام صاحب اختر ایم۔اے اور مکرم چوہدری شبیر احمد صاحب وکیل المال اول تحریک جدید نے اپنی اپنی نظمیں خوش الحانی سے پڑھیں جو بہت پسند کی گئیں۔

اہل ربوہ بہت کثیر تعداد میں اس جلسہ میں شریک ہوئے اور علماء سلسلہ کی ایمان افروز تقاریر سے مستفیض ہوئے مستورات کے لئے پردہ کا انتظام تھا چنانچہ انہوں نے بھی کثیر تعداد میں شرکت کر کے استفادہ کیا۔

دفتر مینیجر الفضل سے خط وکتابت کرتے وقت چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیں (مینیجر)

یوم مصلح موعود کے موقع پر ربوہ میں متعدد میچوں کا اہتمام

چونکہ ۲۱ فروری ۱۹۷۱ء کو اتوار کا روز تھا اس لئے ربوہ میں بھی امسال یوم مصلح موعودؓ ۲۰ فروری کی بجائے ۲۱ فروری کو منایا گیا اس روز صبح کے وقت لوکل انجمن احمدیہ ربوہ کے زیر اہتمام ایک جلسہ عام منعقد کیا گیا اور شام کو "تعلیم الاسلام کالج جامعہ احمدیہ اور مجلس خدام الاحمدیہ ربوہ کی طرف سے متعدد میچوں کا اہتمام ہوا جس میں کھیلوں کے شائق احباب نے بہت ذوق و شوق سے حصہ لیا۔

تعلیم الاسلام کالج اور تعلیم الاسلام ہائی سکول کی ٹیموں کے مابین باسکٹ بال کا ایک میچ کھیلا گیا۔ دونوں تعلیمی اداروں کے طلباء اور دیگر شائق احباب نے بہت کثیر تعداد میں باسکٹ بال کورٹ میں پہنچ کر یہ میچ دیکھا۔ اس تقریبی میچ میں محترم چوہدری علی محمد صاحب بی۔اے۔بی۔ٹی مہمان خصوصی تھے۔ اس میچ میں تعلیم الاسلام کالج کا پلہ بھاری رہا اور اسی نے یہ میچ جیتا۔

علاوہ ازیں فٹ بال اور کبڈی کے بھی میچ کھیلے گئے۔ احباب نے ان میچوں میں بھی پہنچ کر کھلاڑیوں کی حوصلہ افزائی فرمائی۔

چھٹا آل پاکستان طاہر کبڈی ٹورنامنٹ

آپ کا پسندیدہ کھیل

شعبہ صحت جسمانی مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کے زیر اہتمام چھٹا آل پاکستان طاہر کبڈی ٹورنامنٹ مورخہ ۱۲-۱۳-۱۴ مارچ ۱۹۷۱ء کو ربوہ میں اپنی شاندار روایات کے ساتھ منعقد ہو رہا ہے۔ اس میں ملک کی نامور ٹیموں مثلاً ریلوے۔ واپڈا، سیالکوٹ کی شرکت متوقع ہے۔ اسی طرح مغربی پاکستان کے مشہور کالجوں کی ٹیمیں بھی شمولیت اختیار کریں گی۔"

(سیکرٹری ٹورنامنٹ)

جے وی اور ایس وی اساتذہ کی ضرورت

تعلیم الاسلام ہائی سکول ربوہ کے حصہ پرائمری اور مڈل میں ایس۔جے۔وی اور ایس۔وی اساتذہ کی ضرورت ہے۔ جن کی عمر ۵۵ سال سے کم ہو۔ براہِ مہربانی پرانے اور نئے اصحاب جن کی ٹریننگ اپریل ۱۹۷۱ء میں ختم ہو رہی ہے امیر صاحب مقامی کی تصدیق سے اپنی درخواستیں خاکسار کو بھیج دیں۔

(ہیڈ ماسٹر تعلیم الاسلام ہائی سکول ربوہ)

درخواست ہائے دعا

۱۔ خاکسار کے چچا غلام علی آف ڈیرہ غازیخاں عرصہ سے بیمار چلے آ رہے ہیں ان کی کامل شفایابی کے لئے احباب جماعت سے درخواست دعا ہے۔

عبدالمجید خان متعلم درجہ [illegible]
دارالاقامۃ النصرۃ ربوہ

۲۔ خاکسار کے تین بچے متواتر دس پندرہ روز سے بیمار ہیں۔ احباب جماعت سے اور خصوصاً صحابہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے درخواست دعا ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ خاکسار کے بچوں کو شفاء کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے اور میری پریشانی دور فرمائے (حبیب اللہ [illegible])